نہج البلاغہ   اقوال امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب

میرے اللہ میری عزت کیلئے یہی کافی ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں اور میرے فخر کیلئے یہی کافی ہے کہ تو میرا پروردگار ہے تو ویسا ہی ہے جیسا میں چاہتا ہوں بس تو مجھے ویسا بنا دے جیسا تو مجھے چاہتا ہے۔

اچھے لوگوں کی ایک خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ انہیں یاد رکھنا نہیں پڑتا وہ یاد ہی رہتے ہیں۔

کسی پر بھروسہ کرنا ہے تو مکمل بھروسہ کر و یا تو تمہیں ایک اچھا دوست ملے گا نہیں تو ایک سبق۔

لوگوں کو اسی طرح معاف کرو جیسے تم اللہ سے امید رکھتے ہو کہ تمہیں معاف کرے گا۔

ایک زمانہ ایسا بھی آئیگا کہ لوگ اپنے رب کو بھول جائینگے لباس بہت قیمتی پہن کر بازار میں اکڑ اکڑ کر چلیں گے اور اس بات سے بے خبر ہونگے کہ اسی بازار میں ان کا کفن بھی موجود ہے۔

اخلاق وہ چیز ہے جس کی قیمت کچھ نہیں دینی پڑتی ہاں مگر اس سے ہر انسان خریدا جاسکتا ہے۔

دشمن کو ہزار موقعے دو کہ وہ دوست بن جائے اور دوست کو ایک موقع نہ دو کہ وہ دشمن بن جائے۔

جس نے تجھے تیرے عیب بتائے اگر تجھے عقل ہو تو بیشک اس نے تجھ پر احسان کی حد کردی۔

صبر کی دو صورتیں ہیں جو ناپسند ہو اسے برداشت کرنا اور جو پسند ہو اسکا انتظار کرنا۔

اگر زندگی کو ہمیشہ خوشیوں کے ساتھ گزارنا چاہتے ہو، تو غمزدہ لوگوں کے غم سنا کرو کبھی دکھی نہیں رہو گے۔

ہر بات پر ہاں میں ہاں ملانا منافقوں کی عادت ہے۔

کسی نے پوچھا کیسے پتہ چلے کہ کون کتنا قیمتی ہے؟ فرمایا جس انسان میں جتنا زیادہ احساس ہو وہ اتنا ہی زیادہ قیمتی ہے۔

ان لوگوں پر اعتبار کرو جو تمہاری تین باتیں بھانپ سکیں تمہاری ہنسی میں پوشیدہ درد، تمہارے غصے میں پوشیدہ پیار اور تمہاری خاموشی میں پوشیدہ وجہ۔

اچھے لوگوں کا تمہاری زندگی میں آنا، تمہاری قسمت ہوتی ہے انہیں سنبھال کر رکھنا تمہارا ہنر۔

حق بات کی پہلی نشانی ہے اسکی ہمیشہ مخالفت ہوتی ہے جسکی کوئی مخالفت نہیں وہ قطعی حق نہیں۔

تم کسی کے ساتھ بھلائی کرو تمہیں اسکا بدلہ برائی کی صورت میں ملے تو سمجھ لو کہ تمہاری نیکی قبول ہوگئی۔

کبھی کسی کے سامنے اپنی صفائی پیش نہ کرو کیونکہ جسے تم پر یقین ہے اسے ضرورت نہیں اور جسے تم پر یقین نہیں وہ مانے گا۔

انسان کو اچھی سوچ پہ وہ انعام ملتا ہے جو اسے اچھے اعمال پہ بھی نہیں ملتا۔ کیونکہ سوچ میں دکھاوا نہیں ہوتا۔

ذلت اٹھانے سے بہتر ہے کہ تکلیف اٹھاؤ۔

زندگی میں دو لوگوں سے دور رہنا ایک مصروف اور دوسرا مغرور کیونکہ مصروف اپنی مرضی سے بات کرتے ہیں اور مغرور اپنے مطلب کیلئے یاد کرتے ہیں۔

خالق سے مانگنا شجاعت ہے اگر دیدے تو رحمت نہ دے تو حکمت۔ مخلوق سے مانگنا ذلت ہے اگر دیدے تو احسان نہ دے تو شرمندگی۔

جو دکھ دے اسے چھوڑ دو لیکن جس کو چھوڑ دو اسے دکھ نہ دو۔

میں جنت کے لالچ یا دوزخ کے ڈر سے اسکی عبادت نہیں کرتا بلکہ اسلئے کرتا ہوں کہ وہ ہے ہی عبادت کے لائق۔

اتنا علم ضرور حاصل کرلو کہ اپنے نہ علم ہونے کا تمہیں پتہ چل جائے۔

مرض میں جب تک ہمت ساتھ دے چلتے پھرتے رہو۔

دنیا کا امیر شخص وہ ہے جس کے دوست مخلص ہوں۔

کسی کا ظرف دیکھنا ہو تو اسے عزت دو فطرت دیکھنی ہو تو اسے آزادی دو نیت دیکھنی ہو تو اسے قرض دو خصلت دیکھنی ہو تو اسکے ساتھ کھانا کھاؤ صبر دیکھنا ہو تو اس پر تنقید کر کے دیکھ لو خلوص دیکھنا ہو تو اس سے مشورہ کر لو۔

کوشش کرو کہ تم دنیا میں رہو دنیا تم میں نہ رہے کیونکہ کشتی جب تک پانی میں رہتی ہے تو خوب تیرتی ہے لیکن جب پانی کشتی میں آجاتا ہے تو وہ ڈوب جاتی ہے۔

جو چغل خور کی بات پر اعتماد کرتا ہے وہ اپنے دوست کو اپنے ہاتھ سے کھو دیتا ہے۔

اس شخص میں ہرگز دلچسپی نہ لو جو تم سے دوری اختیار کرتا ہو۔

دولت رتبہ اور اختیار ملنے سے انسان بدلتا نہیں بلکہ اسکا اصلی چہرہ سامنے آجاتا ہے۔

جس شخص کے دشمن نہ ہوں اور سب دوست ہوں، اس جیسا منافق کوئی نہیں کیونکہ دشمن اسکے ہوتے ہیں جو حق کی بات کہتا ہے۔

مومن کیلئے ہر وہ دن عید کا ہے جس دن وہ گناہ نہ کرے۔

جس انسان کی جان نکل جائے تو وہ زندہ نہیں رہتا اور جس انسان سے احساس نکل جائے تو وہ پھر وہ انسان ہی نہیں رہتا۔

جو چھوٹے ہاتھ سے دے گا وہ بڑے ہاتھ سے پائے گا۔

اس کے ساتھ غداری کتنی بری ہے جس نے خود کو تمہارے سپرد کر دیا ہو۔

اس سے ضرور معافی مانگو جسے تم چاہتے ہو اسے مت چھوڑو جو تمہیں چاہتا ہے اس سے کچھ نہ چھپاؤ جو تم پہ اعتبار کرتا ہے۔

جو ذات رات کو درختوں پر بیٹھے پرندوں کو نیند میں گرنے نہیں دیتی وہ ذات انسان کو بے یار و مددگار کیسے بے یار و مددگار چھوڑ سکتی ہے۔

زندگی میں خود کو کبھی کسی انسان کا عادی مت بنانا کیونکہ انسان بہت خود غرض ہے جب آپ کو پسند کرتا ہے تو آپ کی برائی بھول جاتا ہے اور جب آپ سے نفرت کرتا ہے تو آپ کی اچھائی بھول جاتا ہے۔

صبر ایسی سواری ہے جو اپنے سوار کو گرنے نہیں دیتی نہ کسی کے قدموں میں نہ کسی کی نظروں سے

کسی نے پوچھا کہ ہم پر آئی پریشانی یا مصیبت وہ اللہ کی آزمائش ہے یا سزا جواب دیا جو مصیبت تجھے اللہ کی طرف لے جائے وہ آزمائش ہے جو مصیبت تجھے اللہ سے دور کر دے وہ سزا ہے۔

اپنی سوچ کو پانی کے قطروں سے بھی زیادہ شفاف رکھو کیوں کہ جس طرح قطروں سے دریا بنتا ہے اسی طرح سوچوں سے ایمان بنتا ہے۔

غرور اور غفلت کا نشہ شراب سے بھی زیادہ ہوتا ہے جو اس نشے میں مبتلا ہو جاتا وہ جلدی ہوش میں نہیں آتا۔

مومن وہ نہیں جسکی محفل پاک ہو مومن وہ ہے جس کی تنہائی پاک ہو۔

جو ظلم کے ذریعے عزت چاہتا ہے اللہ اسے انصاف کے ذریعے ذلیل کرتا ہے۔

ایک زمانہ آئے گا جس میں برائیاں بہت بڑھ جائینگی جب تم اس زمانے کو پاؤ تو باوضو رہا کرنا۔

جو شخص دنیا میں کم حصہ لیتا ہے وہ اپنے لئے راحت کا سامان بڑھا لیتا ہے اور جو دنیا کو زیادہ سمیٹتا ہے وہ اپنے لئے تباہ کن چیزوں کا اضافہ کر لیتا ہے۔

مشکل وقت آجائے تو کسی کا احسان نہ لو کیوں کہ مشکل وقت چار دن کا اور احسان زندگی بھر کا ہوتا ہے۔

اگر تم سے کوئی گناہ ہو گیا تو توبہ کے ذریعہ اسے مٹانے میں جلدی کرو۔

دولت مٹی کی طرح ہے اسکو پیر کے نیچے رکھنا اگر سر پر چڑھاؤ گے تو قبر بن جائے گی اور قبر زندہ لوگوں کیلئے نہیں ہوتی۔

رشتوں کی خوبصورتی ایک دوسرے کی بات کو برداشت کرنے میں ہے بے عیب انسان تلاش کرو گے تو اکیلے رہ جاؤ گے۔

قرض سے بچو کیونکہ قرض رات کا غم اور دن کی رسوائی ہے۔

اگر کوئی تم سے بھلائی کی امید رکھے تو اسے مایوس مت کرو کیونکہ لوگوں کی ضرورت کا تم سے وابستہ ہونا تم پر اللہ کا خاص کرم ہے۔

دوست کے ساتھ اس نمک کی طرح رہو جو کھانے میں دکھائی نہیں دیتا لیکن اگر نہ ہو تو اسکی کمی بہت محسوس ہوتی ہے۔

کسی نے سوال کیا آپ نیچے کیوں بیٹھتے ہیں آپ نے جواب دیا نیچے بیٹھنے والا کبھی گرتا نہیں۔

ایسی غربت پر صبر کرنا جس میں عزت محفوظ ہو۔اس امیری سے بہتر ہے جس میں ذلت و رسوائی ہو۔

جب تک کوئی بات تیرے منہ میں بند ہے تب تک تو اسکا مالک ہے جب زبان سے نکال دی تو وہ تیری مالک ہو گئی۔

کوئی کسی سے نہ ڈرے سوائے گناہ کے اور نہ کوئی کسی سے امید رکھے سوائے اللہ کے۔

اگر تم بادشاہ ہو تب بھی اپنے والد اور استاد کی تعظیم کیلئے کھڑے ہو جاؤ۔

اگر کوئی شخص اپنی بھوک مٹانے کیلئے روٹی چوری کرے تو چور کے ہاتھ کاٹنے کی بجائے بادشاہ کے ہاتھ کاٹے جائیں۔

لوگوں کے عیبوں سے اس طرح غافل ہو جاؤ جیسے سوتے وقت تم دنیا سے غافل ہو جاتے ہو۔

جب تم دنیا کی مفلسی سے تنگ آ جاؤ اور رزق کا کوئی راستہ نہ نکلے تو صدقہ دے کر اللہ سے تجارت کرلیا کرو۔

تمام رشتوں میں سب سے کمزور رشتہ تمہارے جسم اور تمہاری روح کا نہ جانے کس وقت اور کہاں ٹوٹ جائے۔

اگر انسان کو تکبر کے بارے میں اللہ کی ناراضگی اور سزا کا علم ہو جائے تو بندہ صرف فقیروں اور غریبوں سے ملے اور مٹی پر بیٹھا کرے۔

ہمیشہ سمجھوتا کرنا سیکھو کیونکہ تھوڑا سا جھک جانا کسی رشتے کو ہمیشہ کیلئے توڑ دینے سے بہتر ہے۔

کسی کا عیب تلاش کرنے والے کی مثال اس مکھی کی جیسی ہے جو سارا خوبصورت جسم چھوڑ کر صرف زخم پر ہی بیٹھتی ہے۔

انسان کی ساخت پر تعجب کرو کہ چربی کے ذریعہ دیکھتا ہے اور گوشت سے بولتا ہے اور ہڈی سے سنتا ہے اور سوراخ سے سانس لیتا ہے۔

جب دنیا کسی کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے تو یہ دوسرے کے محاسن بھی اسکے حوالہ کر دیتی ہے اور جب اس سے منہ پھیرتی ہے تو اسکے محاسن بھی سلب کر لیتی ہے۔

لوگوں کے ساتھ ایسا میل جول رکھو کہ مر جاؤ تو لوگ گریہ کریں اور زندہ رہو تو تمہارے مشتاق رہیں۔

جب دشمن پر قدرت حاصل ہو جائے تو معاف کر دینے ہی کو اس قدرت کا شکریہ قرار دو۔

عاجز ترین انسان وہ ہے جو دوست بنانے سے بھی عاجز ہو اور اس زیادہ عاجز وہ ہے جو رہے سہے دوستوں کو برباد کر دے۔

جب نعمتوں کا رخ تمہاری طرف ہو تو ناشکری کے ذریعہ انہیں اپنے تک پہونچنے سے بھگا نہ دو۔

مرعوبیت کو ناکامی سے اور حیاء کو محرومی سے ملا دیا گیا ہے۔فرصت کے مواقع بادلوں کی طرح گزر جاتے ہیں لہٰذا نیکیوں کی فرصت کو غنیمت خیال کرو۔

ہمارا ایک حق ہے جو مل گیا تو خیر ورنہ ہم اونٹ پر پیچھے ہی بیٹھنا گوارا کر لیں گے چاہے سفر کتنا ہی طویل کیوں نہ ہو۔

جسے اسکے اعمال پیچھے ہٹا دیں اسے نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔

بڑے بڑے گناہوں کا کفارہ یہ ہے کہ انسان ستم رسیدہ کی فریاد رسی کرے اور رنجیدہ انسان کے غم کو دور کرے۔

فرزند آدم جب گناہوں کے باوجود پروردگار کی نعمتیں مسلسل تجھے ملتی رہیں تو ہوشیار ہو جانا۔

انسان جس بات کو دل میں چھپانا چاہتا ہے وہ اسکی زبان کے بیساختہ کلمات اور چہرہ کے آثار سے نمایاں ہو جاتی ہے۔

بہترین زہد زہد کا مخفی رکھنا اور اظہار نہ کرنا ہے۔

جب تمہاری زندگی جا رہی ہے اور موت آ رہی ہے تو ملاقات بہت جلدی ہو سکتی ہے۔

ہوشیار رہو ہوشیار کہ پروردگار نے گناہوں کی اسقدر پردہ پوشی کی ہے کہ انسان کو یہ دھوکہ ہو گیا ہے کہ شاید معاف کر دیا ہے۔

سخاوت کرو لیکن فضول خرچی نہ کرو اور کفایت شعاری اختیار کرو۔ لیکن بخیل مت بنو۔

بہترین مالداری اور بے نیازی یہ ہے کہ انسان امیدوں کو ترک کر دے۔

جس نے امیدوں کو دراز کیا اس نے عمل کو برباد کر دیا۔

آپ نے اپنے فرزند امام حسن سے فرمایا بیٹا مجھ سے چار اور پھر چار باتیں محفوظ کرلو تو اسکے بعد کسی عمل سے کوئی نقصان نہ ہوگا۔
بہترین دولت وثروت عقل ہے اور بدترین فقیری حماقت۔ سب سے زیادہ وحشتناک امر خود پسندی ہے اور سب سے شریف حسب خوش اخلاقی بیٹا خبردار کسی احمق کی دوستی اختیار نہ کرنا کہ تمہیں فائدہ بھی پہونچانا چاہے گا تو نقصان پہونچا دے گا۔ اور بخیل سے دوستی نہ کرنا کہ تم سے ایسے وقت میں دور بھاگے گا جب تمہیں اس کی شدید ضرورت ہوگی اور دیکھو کسی فاجر کا ساتھ بھی اختیار نہ کرنا کہ وہ تم کو حقیر چیز کے عوض بھی بیچ ڈالے گا اور کسی جھوٹے کی صحبت بھی اختیار نہ کرنا۔ کہ وہ مثل سراب ہے جو دور والے کو قریب کر دیتا ہے اور قریب والے کو دور کر دیتا ہے۔
مستحبات الٰہی میں کوئی قربت الٰہی نہیں ہے اگر ان سے واجبات کو نقصان پہونچ جائے۔
عقلمند کی زبان اسکے دل کے پیچھے رہتی ہے اور احمق کا دل اس کی زبان کے پیچھے رہتا ہے۔
احمق کا دل اسکے منہ کے اندر رہتا ہے اور عقلمند کی زبان اسکے دل کے اندر۔
وہ گناہ جس کا تمہیں رنج ہو اللہ کے نزدیک اس نیکی سے بہتر ہے جس سے تم میں غرور پیدا ہو جائے۔
انسان کی قدر و قیمت اسکی ہمت کے اعتبار سے ہوتی ہے اور اسکی صداقت اسکی مردانگی کے اعتبار سے ہوتی ہے۔ شجاعت کا پیمانہ حمیت وخودداری ہے اور عفت کا پیمانہ غیرت وحیا۔
کامیابی دوراندیشی سے حاصل ہوتی ہے اور دوراندیشی فکروتدبر سے فکروتدبر کا تعلق اسرار کی رازداری سے ہے۔
شریف انسان کے حملہ سے بچو جب وہ بھوکا ہو اور کمینے کے حملہ سے بچو جب اسکا پیٹ بھرا ہو۔
لوگوں کے دل صحرائی جانوروں جیسے ہیں جو انہیں سدھالے گا اسکی طرف جھک جائیں گے۔
تمہارا عیب اسی وقت تک چھپا رہے گا جب تک تمہارا مقدر سازگار ہے۔
سب سے زیادہ معاف کرنے کا حقدار وہ ہے جو سب سے زیادہ سزا دینے کی طاقت رکھتا ہو۔
سخاوت وہی ہے جو ابتدا کی جائے ورنہ مانگنے کے بعد تو شرم وحیا اور عزت کی پاسداری کی بنا پر بھی دینا پڑتا ہے۔
عقل جیسی کوئی دولت نہیں ہے اور جہالت جیسی کوئی فقیری نہیں ہے۔ ادب جیسی کوئی میراث نہیں ہے اور مشورہ جیسا کوئی مددگار نہیں۔
صبر کی دو قسمیں ہیں ایک ناگوار حالات پر صبر اور ایک محبوب اور پسندیدہ چیزوں کے مقابلہ میں صبر۔
مسافرت میں دولتمندی ہو تو وہ بھی وطن کا درجہ رکھتی ہے اور وطن میں غربت ہو تو وہ بھی پردیس کی حیثیت رکھتا ہے۔
قناعت وہ سرمایہ ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔
مال خواہشات کا سرچشمہ ہے۔
جو تمہیں برائیوں سے ڈرائے گویا اس نے نیکی کی بشارت دے دی۔
زبان ایک درندہ ہے ذرا آزاد کر دیا جائے تو کاٹ کھائے گا۔
عورت اس بچھو کے مانند ہے جس کا ڈسنا بھی مزیدار ہوتا ہے۔
جب تمہیں کوئی تحفہ دیا جائے تو اس سے بہتر واپس کرو اور جب کوئی نعمت دی جائے تو اس سے بڑھا کر اسکا بدلہ دو لیکن اسکے بعد بھی فضیلت اسی کی رہے گی جو پہلے کارخیر انجام دے۔
سفارش کرنے والا طلبگار کے بال وپر کے مانند ہوتا۔
اہل دنیا ان سواروں کے مانند ہیں جو خود سو رہے ہیں اور ان کا سفر جاری ہے۔
احباب کا نہ ہونا بھی ایک غربت ہے۔
حاجت کو پورا نہ ہونا نااہل سے مانگنے سے بہتر ہے۔

مختصر مال دینے میں بھی شرم نہ کرو کہ محروم کر دینا اس سے زیادہ کمتر درجہ کا کام ہے۔

پاکدامانی فقیری کی زینت ہے اور شکریہ مالداری کی زینت ہے۔

اگر تمہارے حسب خواہ کام نہ ہو سکے تو جس حال میں رہو خوش رہو۔

جاہل ہمیشہ افراط و تفریط کا شکار رہتا ہے یا حد سے آگے بڑھ جاتا ہے یا پیچھے ہی رہ جاتا۔

جب عقل مکمل ہوتی ہے تو باتیں کم ہو جاتی ہیں۔

زمانہ بدن کو پرانا کر دیتا ہے اور خواہشات کو نیا۔ موت کو قریب بنا دیتا ہے اور تمناؤں کو دور یہاں جو کامیاب ہو جاتا ہے وہ بھی خستہ حال رہتا اور جو اسے کھو بیٹھتا ہے وہ بھی تھکن کا شکار رہتا ہے۔

جو شخص اپنے کو قائد ملت بنا کر پیش کرے اسکا فرض ہے کہ لوگوں کو نصیحت کرنے سے پہلے اپنے نفس کو تعلیم دے اور زبان سے تبلیغ کرنے سے پہلے اپنے عمل سی تبلیغ کرے اور یہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو تعلیم و تربیت دینے والا دوسروں کو تعلیم و تربیت دینے والے سے زیادہ قابل احترام ہوتا ہے۔

انسان کی ایک ایک سانس موت کی طرف ایک قدم ہے۔

ہر شمار ہونے والی چیز ختم ہونے والی ہے (سانسیں) اور ہر آنے والا بہر حال آ کر رہے گا (موت)

جب مسائل میں شبہ پیدا ہو جائے تو ابتدا کو دیکھ کر انجام کار کا اندازہ کر لینا چاہیے۔

آپ فرماتے تھے اے دنیا اے دنیا مجھ سے دور ہو جا تو میرے سامنے بن سنور کر آئی ہے یا میری واقعی مشتاق بن کر آئی ہے خدا وہ دن نہ لائے کہ تو مجھے دھوکہ دے سکے۔ جا میرے علاوہ کسی اور کو دھوکہ دے مجھے تیری ضرورت نہیں ہے۔ میں تجھے تین مرتبہ طلاق دے چکا ہوں جس کے بعد رجوع کا کائی امکان نہیں ہے۔ تیری زندگی بہت تھوڑی ہے اور تیری حیثیت بہت معمولی ہے اور تیری امید بہت حقیر شے ہے۔

آزادسفر کس قدر کم ہے راستہ کس قدر طولانی ہے منزل کس قدر دور ہے اور وارد ہونے کی جگہ کس قدر خطرناک ہے۔

حرف حکمت جہاں بھی مل جائے لے لو کہ ایسی بات اگر منافق کے سینہ میں دبی ہوتی ہے تو وہ اس وقت تک بیچین رہتا ہے جب تک وہ نکل نہ جائے۔ اور مومن کے سینہ میں جا کر دوسری حکمتوں سے مل کر بہل جاتی ہے۔

ہر انسان کی قدر و قیمت وہی نیکیاں ہیں جو اس میں پائی جاتی ہیں۔ (یہ حضرت کا فلسفہ حیات ہے کہ انسان کی قدر و قیمت کا تعین نہ اسکے حسب و نسب سے ہوتا ہے اور نہ قوم و قبیلہ سے نہ ڈگریاں اسکے مرتبہ کو بڑھا سکتی ہیں اور نہ خزانے اسکو شریف بنا سکتے ہیں۔ نہ کرسی اسکے معیار حیات کو بلند کر سکتی ہے اور نہ اقتدار اسکے کمالات کا تعین کر سکتا ہے۔ انسانی کمال کا معیار صرف وہ کمال جو اسکے اندر پایا جاتا ہے۔ اگر اسکے نفس میں پاکیزگی اور کردار میں حسن ہے تو یقیناً عظیم مرتبہ کا حامل ہے ورنہ اسکی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے)

خبردار تم میں سے کوئی شخص اللہ کے علاوہ کسی سے امید نہ رکھے اور اپنے گناہوں کے علاوہ کسی سے نہ ڈرے اور جب کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے اور نہ جانتا ہو تو لاعلمی کے اعتراف میں نہ شرمائے اور جب نہیں جانتا ہے تو سیکھنے میں نہ شرمائے اور صبر و شکیبائی اختیار کرے کہ صبر ایمان کیلئے ویسا ہی ہے جیسا بدن کیلئے سر اور ظاہر ہے کہ اس بدن میں کوئی خیر نہیں ہوتا ہے جس میں سر نہ ہو اور اس ایمان میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں صبر نہ ہو۔

آپ نے اس شخص سے فرمایا جو آپ کا عقیدت مند تو نہ تھا لیکن آپ کی بیحد تعریف کر رہا تھا میں تمہارے بیان سے کمتر ہوں لیکن تمہارے خیال سے بالاتر ہوں۔ (یعنی جو تم نے میرے بارے میں کہا ہے وہ مبالغہ ہے لیکن جو میرے بارے میں عقیدہ رکھتے ہو وہ میری حیثیت سے بہت کم ہے)

تلوار کے بچے ہوئے لوگ زیادہ باقی رہتے ہیں اور ان کی اولاد بھی زیادہ ہوتی ہے۔

جس نے ناواقفیت کا اقرار چھوڑ دیا وہ کہیں نہ کہیں ضرور مارا جائے گا۔

بوڑھے کی رائے جوان کی ہمت سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ یا بوڑھے کی رائے جوان کے خطرہ میں ڈٹے رہنے سے زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے۔

مجھے اس شخص کے حال پر تعجب ہوتا ہے جو استغفار کی طاقت رکھتا ہے اور پھر بھی رحمت خدا سے مایوس ہو جاتا ہے۔ (امام محمد باقر نے آپ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا ہے کہ

روئے زمین پر عذاب الٰہی سے بچانے کے دو ذرائع تھے ایک کو پروردگار نے اٹھالیا ہے (پیغمبر اسلام) لہٰذا دوسرے سے تمسک اختیار کرو۔ یعنی استغفار کہ مالک کائنات نے فرمایا ہے کہ اللہ اسوقت تک ان پر عذاب نہیں کرسکتا جب تک آپؐ موجود ہیں اس وقت تک عذاب کرنے والا نہیں ہے جب تک یہ استغفار کر رہے ہیں۔
جس نے اپنے اور اللہ کے درمیان کے معاملات کی اصلاح کر لی اللہ اسکے اور لوگوں کے درمیان کے معاملات کی اصلاح کردے گا اور جو آخرت کے امور کی اصلاح کرلے گا اللہ اسکی دنیا کے امور کی اصلاح کردے گا۔ اور جو اپنے نفس کو نصیحت کرے گا اللہ اسکی حفاظت کا انتظام کردے گا۔
(امور آخرت کی اصلاح کا دائرہ صرف عبادات وریاضات میں محدود نہیں ہے بلکہ اس میں وہ تمام امور دنیا شامل ہیں جو آخرت کیلئے انجام دیے جاتے ہیں کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے اور آخرت کی اصلاح دنیا کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ آخرت والے دنیا کو برائے آخرت اختیار کرتے ہیں اور دنیا دار اسی کو اپنا ہدف اور مقصد قرار دے لیتے ہیں اور اسی طرح آخرت سے یکسر غافل ہوجاتے ہیں)
مکمل عالم دین وہی ہے جو لوگوں کو رحمت خدا سے مایوس نہ بنائے اور اسکی مہربانیوں سے ناامید نہ کرے اور اسکے عذاب کی طرف مطمئن نہ بنادے۔
یہ دل اسی طرح اُکتا جاتے ہیں جس طرح بدن اُکتا جاتے ہیں لہٰذا ان کیلئے نئی نئی لطیف حکمتیں تلاش کرو۔
سب سے حقیر علم وہ ہے جو صرف زبان پر رہ جائے اور سب سے زیادہ قیمتی علم وہ ہے جسکا اظہار اعضاء وجوارح سے ہوجائے۔
(افسوس کہ دور حاضر میں علم کا چرچا صرف زبانوں پر رہ گیا ہے اور قوت گویائی ہی کو کمال علم تصور کرلیا گیا ہے اور اسکا نتیجہ یہ ہے کہ عمل وکردار کا فقدان ہوتا جارہا ہے اور عوام الناس اپنی ذاتی جہالت سے زیادہ دانشوروں کی دانشوری اور اہل علم کے علم کی بدولت تباہ وبرباد ہورہے ہیں)
خبردار تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ خدایا میں فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ کوئی شخص بھی فتنہ سے الگ نہیں ہوسکتا ہے۔ اگر پناہ مانگنا ہے تو فتنوں کی گمراہیوں سے پناہ مانگو اسلئے کہ پروردگار نے اموال اور اولاد کو بھی فتنہ قرار دیا ہے اور اسکے معنی یہ ہیں کہ وہ اموال اور اولاد کے ذریعہ امتحان لینا چاہتا ہے تاکہ اسطرح روزی سے ناراض ہونے والا قسمت پر راضی رہنے والے سے الگ ہوجائے۔
یاد رکھو دنیا اور آخرت آپس میں دو ناسازگار دشمن ہیں اور دو مختلف راستے۔ لہٰذا جو دنیا سے محبت اور تعلق خاطر رکھتا ہے وہ آخرت کا دشمن ہوجاتا ہے اور جو راہرو ایک سے قریب تر ہوتا ہے وہ دوسرے سے دور تر ہوجاتا ہے۔ پھر یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کی سوت جیسی ہیں۔
پروردگار نے تمہارے ذمہ کچھ فرائض قرار دیئے ہیں لہٰذا خبردار انہیں ضائع نہ کرنا اور اس نے کچھ حدود بھی مقرر کردئے ہیں لہٰذا ان سے تجاوز نہ کرنا۔ اس نے جن چیزوں سے منع کیا ہے ان خلاف ورزی نہ کرنا اور جن چیزوں سے سکوت اختیار فرمایا ہے زبردستی انہیں جاننے کی کوشش نہ کرنا کہ وہ بھولا نہیں ہے۔
جب بھی لوگ دنیا سنوارنے کیلئے دین کی کسی بات کو نظر انداز کردیتے ہیں تو پروردگار اس سے زیادہ نقصان دہ راستے کھول دیتا ہے۔
بہت سے عالم ہیں جنہیں دین سے ناواقفیت نے مارڈالا ہے اور پھر ان کے علم نے بھی کوئی فائدہ نہیں پہونچایا ہے۔
اس انسان کے وجود میں سب سے زیادہ تعجب خیز وہ گوشت کا ٹکڑا ہے جو ایک رگ سے آویزاں کردیا گیا ہے اور جس کا نام قلب ہے کہ اس میں حکمت کے سرچشمے بھی ہیں اور اسکی ضدیں بھی ہیں کہ جب اسے امید کی جھلک نظر آتی ہے تو طمع ذلیل بنادیتی ہے اور جب طمع میں ہیجان پیدا ہوتا ہے تو حرص برباد کردیتی ہے اور جب مایوسی کا قبضہ ہوجاتا ہے تو حسرت مارڈالتی ہے اور جب غضب طاری ہوتا ہے تو غم وغصہ شدت اختیار کرلیتا ہے اور جب خوشحال ہوجاتا ہے تو حفظ ماتقدم کو بھول جاتا ہے اور جب خوف طاری ہوتا ہے تو احتیاط دوسری چیزوں سے غافل کردیتی ہے۔ اور جب حالات میں وسعت پیدا ہوتی ہے تو غفلت قبضہ کرلیتی ہے اور جب مال حاصل کرلیتا ہے تو بے نیازی سرکش بنادیتی ہے اور جب کوئی مصیبت نازل ہوجاتی ہے تو فریاد رسوا کردیتی ہے اور جب فاقہ کاٹ کھاتا ہے تو بلا گرفتار کرلیتی ہے اور جب بھوک تھکا دیتی ہے تو کمزوری بٹھا دیتی ہے اور جب ضرورت سے زیادہ پیٹ بھر جاتا ہے تو شکم پُری کی اذیت میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ ہر کوتاہی نقصان دہ ہوتی ہے اور ہر زیادتی تباہ کن۔
عقل سے زیادہ فائدہ مند کوئی دولت نہیں ہے اور خود پسندی سے زیادہ وحشتناک کوئی تنہائی نہیں ہے۔ تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں ہے اور تقویٰ جیسی کوئی بزرگی نہیں ہے۔ حسن اخلاق جیسا کوئی ساتھی نہیں ہے اور ادب جیسی کوئی میراث نہیں ہے۔ توفیق جیسا کوئی پیشرو نہیں ہے اور عمل صالح جیسی کوئی تجارت نہیں ہے ثواب جیسا کوئی فائدہ نہیں ہے اور شبہات میں احتیاط جیسی کوئی پرہیزگاری نہیں ہے۔ حرام کی طرف سے بے رغبتی جیسا کوئی زہد نہیں ہے اور تفکر جیسا کوئی علم نہیں ہے۔ ادائے فرض جیسی کوئی

عبادت نہیں ہے اور حیا وصبر جیسا کوئی ایمان نہیں ہے۔ تواضع جیسا کوئی حسب نہیں ہے اور علم جیسا کوئی شرف نہیں ہے۔ حلم جیسی کوئی عزت نہیں ہے اور مشورہ سے زیادہ مضبوط کوئی پشت پناہ نہیں ہے۔

جب زمانہ اور اہل زمانہ پر نیکیوں کا غلبہ ہو اور کوئی شخص کسی شخص سے کوئی برائی دیکھے بغیر بدظنی پیدا کرے تو اس نے اس شخص پر ظلم کیا ہے اور جب زمانہ اور اہل زمانہ پر فساد کا غلبہ ہو اور کوئی شخص کسی حسن ظن قائم کر لے تو گویا اس نے اپنے ہی کو دھوکہ دیا ہے۔

ایک شخص نے آپ سے مزاج پرسی کر لی تو فرمایا کہ اسکا حال کیا ہوگا جس کی بقا ہی فنا کی طرف لے جا رہی ہے اور صحت ہی بیماری کا پیش خیمہ ہے اور وہ اپنی پناہ گاہ ہی سے ایک دن گرفت میں لے لیا جائے گا۔

کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جنھیں نیکیاں دے کر گرفت میں لیا جاتا ہے اور وہ پردہ پوشی ہی سے دھوکہ میں رہتے ہیں اور اپنے بارے میں اچھی بات سن کر دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ اور اللہ نے مہلت سے بہتر کوئی آزمائش کا ذریعہ نہیں قرار دیا ہے۔

میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہو گئے ہیں۔ وہ دوست جو دوستی میں غلو سے کام لیتے ہیں اور وہ دشمن جو دشمنی میں مبالغہ کرتے ہیں۔

فرصت کا ضائع کر دینا رنج واندوہ کا باعث ہوتا ہے۔

ان دو طرح کے اعمال میں کس قدر فاصلہ پایا جاتا ہے۔ وہ عمل جسکی لذت ختم ہو جائے اور اسکا وبال باقی رہ جائے اور وہ عمل جسکی زحمت ختم ہو جائے اور اجر باقی رہ جائے۔

خوش نصیب ہے جس نے اپنے اندر تواضع کی ادا پیدا کی اپنے کسب کو پاکیزہ بنالیا۔ اپنے باطن کو نیک کر لیا۔ اپنے اخلاق کو حسین بنالیا۔ اپنے مال کے زیادہ حصہ کو راہ خدا میں خرچ کر دیا اور اپنے زبان درازی پر قابو پالیا۔ اپنے شر کو لوگوں سے دور رکھا اور سنت کو اپنی زندگی میں جگہ دی اور بدعت سے کوئی نسبت نہیں رکھی۔

میں اسلام کی وہ تعریف کر رہا ہوں جو مجھ سے پہلے کوئی نہیں کر سکا ہے۔ اسلام سپردگی ہے اور سپردگی یقین۔ یقین تصدیق ہے اور تصدیق اقرار۔ اقرار ادائے فرض ہے اور ادائے فرض عمل۔

مجھے بخیل کے حال پر تعجب ہوتا ہے کہ اسی فقر میں مبتلا ہو جاتا ہے جس سے بھاگ رہا ہے اور پھر اس دولت مندی سے محروم ہو جاتا ہے جس کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ دنیا میں فقیروں جیسی زندگی گذارتا ہے اور آخرت میں مالداروں جیسا حساب دینا پڑتا ہے۔ اسی طرح مجھے مغرور آدمی پر تعجب ہوتا ہے کہ جو کل نطفہ تھا اور کل مردار ہو جائے گا اور پھر اکڑ رہا ہے۔ مجھے اس شخص کے بارے میں بھی حیرت ہوتی ہے جو وجود خدا میں شک کرتا ہے حالانکہ مخلوقاتِ خدا کو دیکھ رہا ہے اور اسکا حال بھی حیرت انگیز ہے جو موت کو بھولا ہوا ہے حالانکہ مرنے والوں کو برابر دیکھ رہا ہے۔ مجھے اسکے حال پر بھی تعجب ہوتا ہے جو آخرت کے امکان کا انکار کر دیتا ہے حالانکہ پہلے وجود کا مشاہدہ کر رہا ہے۔

اور اسکے حال پر بھی حیرت ہے جو فنا ہونے والے گھر کو آباد کر رہا ہے اور باقی رہ جانے والے گھر کو چھوڑے ہوئے ہے۔

جس نے عمل میں کوتاہی کی وہ رنج واندوہ میں بہر حال مبتلا ہوگا اور اللہ کو ایسے بندہ کی کوئی پرواہ نہیں ہے جس کے جان ومال میں اللہ کا کوئی حصہ نہ ہو۔

(بخل اور بزدلی اس بات کی علامت ہے کہ انسان اپنے جان ومال میں سے کوئی حصہ اپنے پروردگار کو نہیں دینا چاہتا ہے اور کھلی ہوئی بات ہے کہ جب بندہ محتاج ہو کر مالک سے بے نیاز ہونا چاہتا ہے تو مالک کو اسکی کیا غرض ہے۔ وہ بھی قطع تعلق کر لیتا ہے)

سردی کے موسم سے ابتدا میں احتیاط کرو اور آخر میں اسکا خیر مقدم کرو کہ اسکا اثر بدن پر درختوں کے پتوں جیسا ہوتا ہے کہ یہ موسم ابتدا میں پتوں کو جھلسا دیتا ہے اور آخر میں شاداب بنا دیتا ہے۔

اگر خالق کی عظمت کا احساس پیدا ہو جائے گا تو مخلوقات خود بخود نگاہوں سے گر جائے گی۔

صفین سے واپسی پر کوفہ سے باہر قبرستان پر نظر پڑ گئی تو فرمایا اے وحشتناک گھروں کے رہنے والو اے ویران مکانات کے باشندو اور تاریک قبروں میں بسنے والو اے خاک نشینو اے غربت، وحدت اور وحشت والو تم ہم سے آگے چلے گئے ہو اور ہم تمہارے نقش قدم پر چل کر تم سے ملحق ہونے والے ہیں۔ دیکھو تمہارے مکانات آباد ہو چکے ہیں۔ تمہاری بیویوں کا دوسرا عقد ہو چکا ہے اور تمہارے اموال تقسیم ہو چکے ہیں۔ یہ تو ہمارے یہاں کی خبر ہے۔ اب تم بتاؤ کہ تمہارے یہاں کی خبر کیا ہے؟

اسکے بعد اپنے اصحاب کی طرف رخ کرکے فرمایا کہ اگر انہیں بولنے کی اجازت مل جاتی تو تمہیں صرف یہ پیغام دیتے کہ بہترین زاد راہ تقویٰ الٰہی ہے۔

ایک شخص کو دنیا کی مذمت کرتے ہوئے سنا تو فرمایا۔اے دنیا کی مذمت کرنے والے اور اسکی فریب میں مبتلا ہوکر اسکے مہملات سے دھوکہ کھاجانے والے تو اسی سے دھوکہ بھی کھاتا ہے اور اس کی مذمت بھی کرتا ہے۔یہ بتا کہ تجھے اس پر الزام لگانے کا حق ہے یا اسے تجھ پر الزام لگانے کا حق ہے۔ آخر اس نے کب تجھ سے تیری عقل کو چھین لیا تھا اور کب تجھ کو دھوکہ دیا تھا؟ کیا تیرے آباء واجداد کی کہنگی کی بنا پر گرنے سے دھوکہ دیا ہے یا تمہاری ماؤں کی زیر خاک خواب گاہ سے دھوکہ دیا ہے؟ کتنے بیمار ہیں جن کی تم نے تیمارداری کی ہے اور اپنے ہاتھوں سے ان کا علاج کیا ہے اور چاہا ہے کہ وہ شفایاب ہوجائیں اور اطباء سے رجوع بھی کیا ہے۔

اس صبح کے ہنگام جب نہ کوئی دوا کام آرہی تھی اور نہ رونا دھونا فائدہ پہونچا رہا تھا۔نہ تمہاری ہمدردی کسی کو فائدہ پہونچا سکی اور نہ تمہارا مقصد حاصل ہوسکا اور نہ تم موت کو دفع کرسکے۔اس صورتحال میں دنیا نے تم کو اپنی حقیقت دکھلادی تھی اور تمہیں تمہاری ہلاکت سے آگاہ کردیا تھا (لیکن تمہیں ہوش نہ آیا) یاد رکھو کہ دنیا باور کرنے والے کیلئے سچائی کا گھر ہے اور سمجھدار کیلئے امن وعافیت کی منزل ہے اور نصیحت حاصل کرنے والے کیلئے نصیحت کا مقام ہے۔ یہ دوستان خدا کے سجود کی منزل اور ملائکہ آسمان کا مصلیٰ ہے۔ یہیں وحی الٰہی کا نزول ہوتا ہے اور یہیں اولیاء اللہ آخرت کا سودا کرتے ہیں۔ جسکے ذریعہ رحمت کو حاصل کرلیتے ہیں اور جنت کو فائدہ میں لے لیتے ہیں۔ کسے حق ہے کہ اسکی مذمت کرے جب کہ اس نے اپنی جدائی کا اعلان کردیا ہے اور اپنے فراق کی آواز لگادی ہے اور اپنے رہنے والوں کی سنائی سنادی ہے۔ اپنی بلاء سے ان کے ابتلاء کا نقشہ پیش کیا ہے اور اپنے سرور سے آخرت کے سرور کی دعوت دی ہے۔ اسکی شام عافیت میں ہوتی ہے تو صبح مصیبت میں ہوتی ہے تا کہ انسان میں رغبت بھی پیدا ہو اور خوف بھی۔ اسے آگاہ بھی کردے اور ہوشیار بھی بنادے۔ کچھ لوگ ندامت کی صبح اسکی مذمت کرتے ہیں اور کچھ لوگ قیامت کے روز اسکی تعریف کریں گے۔ جنہیں دنیا نے نصیحت کی تو انہوں نے اسے قبول کرلیا۔ اس نے حقائق بیان کئے تو اسکی تصدیق کردی اور موعظہ کیا تو اسکے موعظہ سے اثر لیا۔

(بھلا اس سرزمین کو کون برا کہہ سکتا ہے جس پر ملائکہ کا نزول ہوتا ہے۔ اولیاء اللہ سجدہ کرتے ہیں۔ خاصان خدا زندگی گذارتے ہیں اور نیک بندے اپنی عاقبت بنانے کا سامان کرتے ہیں۔ یہ سرزمین بہترین سرزمین ہے اور یہ علاقہ مفید ترین علاقہ ہے مگر صرف ان لوگوں کیلئے جو اسکا وہی مصرف قرار دیں جو خاصان خدا قرار دیتے ہیں اور اس سے اسی طرح عاقبت سنوارنے کا کام لیں جس طرح اولیاء اللہ کام لیتے ہیں۔ ورنہ اسکے بغیر یہ دنیا بلاء ہے بلاء اور اسکا انجام تباہی اور بربادی کے علاوہ کچھ نہیں ہے)

پروردگار کی طرف سے ایک ملک معین ہے جو ہر روز آواز دیتا ہے کہ اے لوگو پیدا کرو تو مرنے کیلئے، جمع کرو تو فنا ہونے کیلئے اور تعمیر کرو تو خراب ہونے کیلئے۔(یعنی آخری انجام کو نگاہ میں رکھو)

دنیا ایک گذرگاہ ہے منزل نہیں ہے۔ اس میں لوگ دو طرح کے ہیں۔ایک وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو بیچ ڈالا اور ہلاک کردیا اور ایک وہ جس نے خرید لیا اور آزاد کردیا۔

دوست اسوقت تک دوست نہیں ہوسکتا ہے جب تک اپنے دوست کے تین مواقع پر کام نہ آئے۔ مصیبت کے موقع پر۔ اسکی غیبت میں۔ اور مرنے کے بعد۔

جسے چار چیزیں دیدی گئیں وہ چار سے محروم نہیں رہ سکتا ہے۔ جسے دعا کی توفیق مل گئی وہ قبولیت سے محروم نہ ہوگا۔ اور جسے توبہ کی توفیق حاصل ہوگئی وہ قبولیت سے محروم نہ ہوگا۔ استغفار حاصل کرنے والا مغفرت سے محروم نہ ہوگا اور شکر کرنے والا اضافہ سے محروم نہ ہوگا۔

نماز ہر متقی کیلئے وسیلہ تقرب ہے اور حج ہر کمزور کیلئے جہاد ہے۔ ہر شے کی ایک زکوٰۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ عورت کا جہاد شوہر کے ساتھ بہترین برتاؤ ہے۔ (اس بہترین برتاؤ میں اطاعت، عفت، تدبیر منزل، قناعت، عدم مطالبات، غیرت وحیا اور طلب رضا جیسی تمام چیزیں شامل ہیں جنکے بغیر ازدواجی زندگی خوشگوار نہیں ہوسکتی ہے اور دن بھر زحمت برداشت کرکے نفقہ فراہم کرنے والا شوہر آسودہ ومطمئن نہیں ہوسکتا ہے۔

روزی کے نزول کا انتظام صدقہ کے ذریعہ سے کرو۔

جسے معاوضہ کا یقین ہوتا ہے وہ عطاء میں دریادلی سے کام لیتا ہے۔

خدائی امداد کا نزول بقدر خرچ ہوتا ہے (ذخیرہ اندوزی اور فضول خرچی کیلئے نہیں)

جومیانہ روی سے کام لے گا وہ محتاج نہ ہوگا۔
متعلقین کی کمی بھی ایک طرح کی آسودگی ہے۔ (اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تنظیم حیات ایک عقلی فریضہ ہےاور ہر مسئلہ کوصرف توکل بخدا کے حوالہ نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اسلام نے ازدواج، کثرت نسل پر زور دیا ہے۔ لیکن دامن دیکھ کر پیر پھیلانے کا شعور بھی دیا ہےلہٰذاانسان کی ذمہ داری ہے کہ ان دونوں کے درمیان سے راستہ نکالےاوراس امر کیلئے آمادہ رہے کہ کثرت متعلقین سے پریشانی ضرور پیدا ہوگی اور پھر پریشانی کی شکایت اور فریاد نہ کرے۔
میل محبت پیدا کرنا عقل کا نصف حصہ ہے۔
ہم وغم خود بھی آدھا بڑھاپا ہے۔
صبر بقدر مصیبت نازل ہوتا ہےاورجس نے مصیبت کے موقع پر ران پر ہاتھ مارا۔ گویا کہ اپنے عمل اوراجر کو برباد کر دیا۔
کتنے روزہ دار ہیں جنہیں روزہ سے بھوک اور پیاس کےعلاوہ کچھ نہیں حاصل ہوتا ہےاورکتنے عابد شب زندہ دار ہیں جنہیں اپنے قیام سے شب بیداری اور مشقت کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا ہے۔ ہوشمند انسان کا سونا اور کھانا بھی قابل تعریف ہوتا ہے۔
اپنے ایمان کی نگہداشت صدقہ سے کرواوراپنے اموال کی حفاظت زکوۃ سے کرو۔ بلاؤں کے تلاطم کو دعاؤں سے ٹال دو۔
کمیل کہتے ہیں کہ امیرالمومنین میرا ہاتھ پکڑ کر قبرستان کی طرف لے گئےاور جب آبادی سے باہر نکل گئےتو ایک لمبی آہ کھینچ کر فرمایا اے کمیل بن زیاد دیکھو یہ دل ایک طرح سے ظرف ہیں لہٰذا سب سے بہتر وہ دل ہے جو سب سے زیادہ حکمتوں کو محفوظ کر سکے۔ اب تم مجھ سے ان باتوں کو محفوظ کرلو۔ لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں خدارسیدہ عالم، راہ نجات پر چلنے والا طالب علم اورعوام الناس کا وہ گروہ جو ہر آواز کے پیچھے چل پڑتا ہےاور ہر ہوا کے ساتھ لہرانے لگتا ہے۔اس نے نہ نور کی روشنی حاصل کی ہےاور نہ کسی مستحکم ستون کا سہارا لیا ہے۔
دیکھوعلم مال سے بہر حال بہتر ہوتا ہے کہ علم خود تمہاری حفاظت کرتا ہےاور مال کی حفاظت تمہیں کرنا پڑتی ہے۔ مال خرچ کرنے سے کم ہو جاتا ہےاورعلم خرچ کرنے سے بڑھ جاتا ہے۔ پھر مال کے نتائج واثرات بھی اسکے فنا ہونے کےساتھ ہی فنا ہو جاتے ہیں۔
علم کی معرفت ایک دین ہے جسکی اقتدا کی جاتی ہےاوراسی کے ذریعہ انسان زندگی میں اطاعت حاصل کرتا ہےاور مرنے کے بعد ذکرجمیل فراہم کرتا ہے۔ علم حاکم ہوتا ہےاورمال محکوم ہوتا ہے۔
دیکھو مال کا ذخیرہ کرنے والے جیتے جی ہلاک ہو گئےاورصاحبان علم زمانہ کی بقا کے ساتھ رہنے والے ہیں۔ ان کے اجسام نظروں سے اوجھل ہو گئے ہیں لیکن ان کی صورتیں دلوں پر نقش ہیں۔ دیکھواس سینہ میں علم کا ایک خزانہ ہے۔ کاش مجھے اسکے اٹھانے والے مل جاتے۔ ہاں ملے بھی تو بعض ایسے ذہین جو قابل اعتبار نہیں ہیں اوردین کو دنیا کا آلہ کار بنا کر استعمال کرنے والے ہیں۔ اوراللہ کی نعمتوں کے ذریعہ اسکے بندوں اوراسکی محبتوں کے ذریعہ اسکے اولیاء پر برتری جتلانے والے ہیں یا حاملان حق کے اطاعت گذار تو ہیں۔ لیکن ان کے پہلوؤں میں بصیرت نہیں ہے اور
ادنٰی شبہ میں بھی شک کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھو کہ نہ یہ کام آنے والے ہیں اور نہ وہ۔ اسکے بعد ایک قسم ان لوگوں کی ہے جولذتوں کے دلدادہ اور خواہشات کیلئے اپنی لگام ڈھیلی کر دینے والے ہیں یا صرف مال جمع کرنے اورذخیرہ اندوزی کرنے کے دلدادہ ہیں۔ یہ دونوں بھی دین کے قطعاً محافظ نہیں ہیں اوران سے قریب ترین شباہت رکھنے والے چرنے والے جانور ہوتے ہیں اوراسطرح علم حاملان علم کے ساتھ مر جاتا ہے۔
لیکن اسکے بعد بھی زمین ایسے شخص سے خالی نہیں ہوتی ہے جو حجت خدا کے ساتھ قیام کرتا ہے چاہے وہ ظاہر اور مشہور ہو یا خائف و پوشیدہ۔ تاکہ پروردگار کی دلیلیں اوراسکی نشانیاں مٹنے نہ پائیں۔ لیکن یہ ہیں ہی کتنے اور کہاں ہیں؟ واللہ ان کے عدد بہت کم ہیں لیکن ان کی قدرومنزلت بہت عظیم ہے۔اللہ انہیں کے ذریعہ اپنے دلائل وبینات کی حفاظت کرتا ہےتا کہ یہ اپنے ہی جیسےافراد کے حوالے کر دیں اوراپنے امثال کے دلوں میں بو دیں۔ انہیں علم نے بصیرت کی حقیقت تک پہونچا دیا ہےاور یہ یقین کی روح کے ساتھ گھل مل گئے انہوں نے ان چیزوں کو آسان بنا لیا ہے جنہیں راحت پسندوں نے مشکل بنا رکھا تھااوران چیزوں سے انس حاصل کیا ہے جن سے جاہل وحشت زدہ تھےوراس دنیا میں ان اجسام کے ساتھ رہے ہیں جن کی روحیں ملاء اعلٰی سے وابستہ ہیں۔ یہی روئے زمین پر اللہ کے خلیفہ اوراسکے دین کے داعی ہیں۔ ہائے مجھےان کے دیدار کا کس قدر اشتیاق ہے۔

ان لوگوں میں نہ ہو جانا جو عمل کے بغیر آخرت کی امید رکھتے ہیں اور طولانی امیدوں کی بنا پر توبہ کو ٹال دیتے ہیں۔ دنیا میں باتیں زاہدوں جیسی کرتے ہیں اور کام راغبوں جیسا انجام دیتے ہیں۔ کچھ مل جاتا ہے تو سیر نہیں ہوتے ہیں اور نہیں ملتا ہے تو قناعت نہیں کرتے ہیں۔ جو دے دیا گیا ہے اسکے شکریہ سے عاجز ہیں لیکن مستقبل میں زیادہ کے طلبگار ضرور ہیں۔ لوگوں کو منع کرتے ہیں لیکن خود نہیں رکتے ہیں۔ اور ان چیزوں کا حکم دیتے ہیں جو خود نہیں کرتے ہیں۔ نیک کرداروں سے محبت کرتے ہیں لیکن ان کا جیسا عمل نہیں کرتے ہیں اور گناہگاروں سے بیزار رہتے لیکن خود بھی انہیں میں سے ہوتے ہیں۔ گناہوں کی کثرت کی بنا پر موت کو ناپسند کرتے ہیں اور پھر ایسے ہی اعمال پر قائم بھی رہتے ہیں جن سے موت ناگوار ہو جاتی ہے۔ بیمار ہوتے ہیں تو گناہوں پر پشیمان ہو جاتے ہیں اور صحت مند ہوتے ہیں تو پھر لہو ولعب میں مبتلا ہو جاتے ہیں بیماریوں سے نجات مل جاتی ہے تو اکڑنے لگتے ہیں اور آمائش میں پڑ جاتے ہیں تو مایوس ہو جاتے ہیں۔ کوئی بلا نازل ہو جاتی ہے تو بشکل مضطر دعا کرتے ہیں اور سہولت و آسانی فراہم ہو جاتی ہے تو فریب خوردہ ہو کر منھ پھیر لیتے ہیں۔ ان کا نفس انہیں خیالی باتوں پر آمادہ کر لیتا ہے لیکن وہ یقینی باتوں میں اس پر قابو نہیں پا سکتے ہیں دوسروں کے بارے میں اپنے سے چھوٹے گناہ سے بھی خوفزدہ رہتے ہیں اور اپنے لئے اعمال سے زیادہ جزا کے امیدوار رہتے ہیں۔ مالدار ہو جاتے ہیں تو مغرور و مبتلائے فتنہ ہو جاتے ہیں اور غربت زدہ ہو جاتے ہیں تو مایوس اور سست ہو جاتے ہیں۔ عمل میں کوتاہی کرتے ہیں اور سوال میں مبالغہ کرتے ہیں خواہ نفس سامنے آجاتی ہے تو معصیت فوراً کر لیتے ہیں اور توبہ کو ٹال دیتے ہیں۔ کوئی مصیبت لاحق ہو جاتی ہے تو اسلامی جماعت سے الگ ہو جاتے ہیں۔ عبرت ناک واقعات بیان کرتے ہیں لیکن خود عبرت حاصل نہیں کرتے ہیں۔ موعظہ میں مبالغہ سے کام لیتے ہیں لیکن خود نصیحت نہیں حاصل کرتے ہیں۔ قول میں ہمیشہ اونچے رہتے ہیں۔ اور عمل میں ہمیشہ کمزور رہتے ہیں۔ فنا ہونے والی چیزوں میں مقابلہ کرتے ہیں اور باقی رہ جانے والی چیزوں میں سہل نگاری سے کام لیتے ہیں۔ واقعی فائدہ کو نقصان سمجھتے ہیں اور حقیقی نقصان کو فائدہ تصور کرتے ہیں۔ موت سے ڈرتے ہی لیکن وقت نکل جانے سے پہلے عمل کی طرف سبقت نہیں کرتے ہیں۔ دوسروں کی اس معصیت کو بھی عظیم تصور کرتے ہیں اور اپنی معمولی اطاعت کو بھی کثیر شمار کرتے ہیں جب کہ دوسرے کی کثیر اطاعت کو بھی حقیر ہی سمجھتے ہیں۔ لوگوں پر طعنہ زن رہتے ہیں اور اپنے معاملہ میں نرم و نازک رہتے ہیں۔ مالداروں کے ساتھ لہو ولعب کو فقیروں کے ساتھ بیٹھ کر ذکر خدا سے زیادہ دوست رکھتے ہیں۔

اپنے حق میں دوسروں کے خلاف فیصلہ کر دیتے ہیں اور دوسروں کے حق میں اپنے خلاف فیصلہ نہیں کر سکتے ہیں۔ دوسروں کو ہدایت دیتے ہیں اور اپنے نفس کو گمراہ کرتے ہیں۔ خود ان کی اطاعت کی جاتی ہے اور یہ خود معصیت کرتے رہتے ہیں اپنے حق کو پورا پورا لے لیتے ہیں اور دوسروں کے حق کو ادا نہیں کرتے ہیں۔ پروردگار کو چھوڑ کر مخلوقات سے خوف کھاتے ہیں اور مخلوقات کے بارے میں پروردگار سے خوفزدہ نہیں ہوتے ہیں۔

ہر شخص کا ایک انجام بہر حال ہونے والا ہے چاہے شیریں ہو یا تلخ۔

ہر آنے والا پلٹنے والا ہے اور جو پلٹ جاتا ہے وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے تھا ہی نہیں۔

صبر کرنے والا کامیابی سے محروم نہیں ہو سکتا ہے چاہے کتنا ہی زمانہ کیوں نہ لگ جائے۔

کسی قوم کے عمل سے راضی ہو جانے والا بھی اسی کے ساتھ شمار کیا جائے گا اور جو کسی باطل میں داخل ہو جائے گا اس پر دوہرا گناہ ہوگا۔ عمل کا بھی گناہ اور راضی ہونے کا بھی گناہ۔

اگر تم بصیرت رکھتے ہو تو تمہیں حقائق دکھلائے جا چکے ہیں اور اگر ہدایت حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہیں ہدایت دی جا چکی اور اگر سننا چاہتے ہو تو تمہیں پیغام سنایا جا چکا ہے۔

اپنے بھائی کو تنبیہ کرو تو احسان کرنے کا بعد اور اس کے شر کا جواب دو تو لطف و کرم کے ذریعہ۔

جس نے اپنے نفس کو تہمت کے مواقع پر رکھ دیا۔ اسے کسی بدظنی کرنے والے کو ملامت کرنے کا حق نہیں ہے۔

جو اقتدار حاصل کر لیتا ہے وہ جانبداری کرنے لگتا ہے۔

جو خود رائی سے کام لے گا وہ ہلاک ہو جائے گا اور جو لوگوں سے مشورہ کرے گا وہ ان کی عقلوں میں شریک ہو جائے گا۔

جو اپنے راز کو پوشیدہ رکھے گا اس کا اختیار اس کے ہاتھ میں رہے گا۔

اپنا حق لینے میں تاخیر کر دینا عیب نہیں ہے۔ دوسرے کے حق پر قبضہ کر لینا عیب ہے۔

خود پسندی زیادہ عمل سے روک دیتی ہے۔

آخرت قریب ہے اور دنیا کی صحبت بہت مختصر ہے۔

آنکھوں والوں کیلئے صبح روشن ہو چکی ہے۔

گناہ کا نہ کرنا بعد میں مدد مانگنے سے آسان تر ہے۔

اکثر اوقات ایک کھانا کئی کھانوں سے روک دیتا ہے۔

لوگ ان چیزوں کے دشمن ہوتے ہیں جن سے بے خبر ہوتے ہیں۔

جو مختلف آراء کا سامان کرتا ہے وہ غلطی کے مقامات کو پہچان لیتا ہے۔

جب کسی امر سے دہشت محسوس کرو تو اس میں پھاند پڑو کہ زیادہ خوف و احتیاط خطرہ سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔

ظلم کی ابتدا کرنے والے کو کل ندامت سے اپنا ہاتھ کاٹنا پڑے گا۔

جس نے حق سے منہ موڑ لیا وہ ہلاک ہو گیا۔

جسے صبر نجات نہیں دلا سکتا اسے بیقراری مار ڈالتی ہے۔

انسان اس دنیا میں وہ نشانہ ہے جس پر موت اپنے تیر چلاتی رہتی ہے اور وہ مصائب کی غارت گری کی جولانگاہ بنا رہتا ہے۔ یہاں کے ہر گھونٹ پر اچھو ہے اور ہر لقمہ پر گلے میں ایک پھندہ ہے۔ انسان ایک نعمت کو حاصل نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ دوسری ہاتھ سے نکل جاتی ہے اور زندگی کے ایک دن کا استقبال نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ دوسرا دن ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔

لوگو اس اللہ سے ڈرو جو تمہاری ہر بات کو سنتا ہے اور ہر راز دل کا جاننے والا ہے اس موت کو طرف سبقت کرو جس سے بھاگنا بھی چاہو تو وہ تمہیں پا لے گی اور ٹھہر جاؤ گے تو گرفت میں لے لیگی اور تم اسے بھول بھی جاؤ گے تو وہ تمہیں یاد رکھے گی۔

خبردار کسی شکریہ ادا نہ کرنے والے کی نا لائقی تمہیں کار خیر سے بد دل نہ بنا دے۔ ہوسکتا ہے کہ تمہارا شکریہ وہ ادا کر دے جس نے اس نعمت سے کوئی فائدہ بھی نہیں اٹھایا ہے اور جس قدر کفران نعمت کرنے والے نے تمہارا حق ضائع کیا ہے اس شکریہ ادا کرے والے کے شکریہ سے برابر ہو جائے اور ویسے بھی اللہ نیک کام کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

صبر کرنے والے کا اسکی قوت برداشت پر پہلا اجر یہ ملتا ہے کہ لوگ جاہل کے مقابلہ میں اسکے مددگار ہو جاتے ہیں۔

اگر تم واقعی بردبار نہیں بھی ہو تو بردباری کا اظہار کرو کہ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی کسی قوم کی شباہت اختیار کرے اور ان میں سے نہ ہو جائے۔

جو اپنے نفس کا حساب کرتا رہتا ہے وہی فائدہ میں رہتا ہے اور جو غافل ہو جاتا ہے وہی خسارہ میں رہتا ہے۔ خوف خدا رکھنے والا عذاب سے محفوظ رہتا ہے اور عبرت حاصل کرنے والا صاحب بصیرت ہوتا ہے۔ بصیرت والا فہیم ہوتا ہے اور فہیم ہی عالم ہو جاتا ہے۔

اللہ سے ڈرو اس شخص کی طرح جس نے دنیا چھوڑ کر دامن سمیٹ لیا ہو اور دامن سمیٹ کر کوشش میں لگ گیا ہو۔ اچھائی کیلئے وقفہ مہلت میں تیزی کے ساتھ چل پڑا ہو اور خطروں کے پیش نظر قدم تیز بڑھا دیا ہو۔ اور اپنی قرارگاہ اپنے اعمال کے نتیجہ اور اپنے انجام کار پر نظر رکھی ہو۔

سخاوت عزت و آبرو کی نگہبان ہے اور بردباری احمق کے منہ کا تسمہ ہے۔ معافی کامیابی کی زکوۃ ہے اور بھول جانا غداری کرنے والے کا بدل ہے اور مشورہ کرنا ہی ہدایت ہے۔ جس نے اپنی رائے ہی پر اعتماد کر لیا اس نے اپنے کو خطرہ میں ڈال دیا۔ صبر حوادث کا مقابلہ کرتا ہے اور بیقراری زمانہ کی مددگار ثابت ہوتی ہے۔

بہترین دولتمندی تمناؤں کا ترک کر دینا ہے۔ کتنی ہی غلام عقلیں ہیں جو روساء کی خواہشات کے نیچے دبی ہوئی ہیں۔ تجربات کو محفوظ رکھنا توفیق کی ایک قسم ہے اور محبت ایک اکتسابی قرابت ہے اور خبردار کسی رنجیدہ ہو جانے والے پر اعتماد نہ کرنا۔

انسان کا خود پسندی میں مبتلا ہو جانا خود اپنی عقل سے حسد کرنا ہے۔

آنکھوں کے خس و خاک اور رنج و الم پر چشم پوشی کرو ہمیشہ خوش رہو گے۔

جس درخت کی لکڑی نرم ہو اسکی شاخیں گھنی ہوتی ہیں (لہٰذا انسان کو نرم دل ہونا چاہئے)۔
مخالفت صحیح رائے کو بھی برباد کر دیتی ہے۔
جو منصب پا لیتا ہے وہ دست درازی کرنے لگتا ہے۔
لوگوں کے جوہر حالات کے انقلاب میں پہچانے جاتے ہیں۔
دوست کا حسد کرنا محبت کی کمزوری ہے۔
عقلوں کی تباہی کی بیشتر منزلیں حرص وطمع کی بجلیوں کے نیچے ہیں۔
یہ کوئی انصاف نہیں ہے کہ صرف ظن وگمان کے اعتماد پر فیصلہ کر دیا جائے۔
روز قیامت کیلئے بدترین زادِ سفر بندگانِ خدا پر ظلم ہے۔
کریم کے بہترین اعمال میں جان کرانجان بن جانا ہے۔
جسے حیا نے اپنا لباس اوڑھا دیا اسکے عیب کو کوئی نہیں دیکھ سکتا ہے۔
زیادہ خاموشی ہیبت کا سبب بنتی ہے اور انصاف سے دوستوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ فضل وکرم سے قدر ومنزلت بلند ہوتی ہے اور تواضع سے نعمت مکمل ہوتی ہے۔
دوسروں کا بوجھ اٹھانے سے سرداری حاصل ہوتی ہے اور انصاف پسند کردار سے دشمن پر غلبہ حاصل کیا جاتا ہے۔ احمق کے مقابلہ میں بردباری کے مظاہرہ سے انصار و اعوان میں اضافہ ہوتا ہے۔
حیرت کی بات ہے کہ حسد کرنے والے جسموں کی سلامتی پر حسد کیوں نہیں کرتے۔ (دولتمند کی دولت سے حسد ہوتا ہے اور مزدور کی صحت سے حسد نہیں ہوتا ہے حالانکہ یہ اس بڑی نعمت ہے)
لالچی ہمیشہ ذلت کی قید میں گرفتار رہتا ہے۔
ایمان دل کا عقیدہ، زبان کا اقرار اور اعضاء وجوارح کے عمل کا نام ہے،
جو دنیا کے بارے میں رنجیدہ ہو کر صبح کرے وہ درحقیقت قضائے الٰہی سے ناراض ہے اور جو صبح اٹھتے ہی کسی نازل ہونے والی مصیبت کا شکوہ شروع کر دے اس نے درحقیقت پروردگار کی شکایت کی ہے۔ جو کسی دولت مند کے سامنے دولت کی بنا پر جھک جائے اسکا دوتہائی دین برباد ہوگیا۔ اور جو شخص قرآن پڑھنے کے باوجود مرکز جہنم واصل ہو جائے گویا اس نے آیات الٰہی کا مذاق اڑایا ہے۔
جس کا دل محبت دنیا میں وارفتہ ہو جائے اسکے دل میں یہ تین چیزیں پیوست ہو جاتی ہیں۔ وہ غم جو اس سے جدا نہیں ہوتا وہ لالچ جو اسکا پیچھا نہیں چھوڑتی ہے اور وہ امید جسے کبھی حاصل نہیں کر سکتا ہے۔
قناعت سے بڑی کوئی سلطنت اور حسن اخلاق سے بہتر کوئی نعمت نہیں۔
جسکی طرف روزی کا رخ ہو اسکے ساتھ شریک ہو جاؤ کہ یہ دولتمندی پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ اور خوش نصیبی کا بہترین قرینہ ہے۔
جو عاجز ہاتھ سے دیتا ہے اسے صاحب اقتدار ہاتھ سے ملتا ہے۔
عورتوں کی بہترین خصلتیں جو مردوں کی بدترین خصلتیں شمار ہوتی ہیں۔ ان میں غرور، بزدلی اور بخل ہے کہ عورت اگر مغرور ہوگی تو کوئی اس پر قابو نہ پا سکے گا اور اگر بخیل ہوگی تو اپنے اور اپنے شوہر کے مال کی حفاظت کرے گی اور اگر بزدل ہوگی تو ہر پیش آنے والے خطرہ سے خوفزدہ رہے گی۔
مرد عاقل وہ ہے جو ہر شے کو اسکی جگہ پر رکھتا ہے۔
خدا کی قسم یہ تمہاری دنیا میری نظر میں کوڑھی کے ہاتھ میں سور کی ہڈی سے بھی بدتر ہے۔
ایک قوم ثواب کی لالچ میں عبادت کرتی ہے تو یہ تاجروں کی عبادت ہے اور ایک قوم عذاب کے خوف سے عبادت کرتی ہے تو یہ غلاموں کی عبادت ہے۔ اصل وہ قوم ہے جو شکر خدا کے عنوان سے عبادت کرتی ہے اور یہی آزاد لوگوں کی عبادت ہے۔

عورت سراپا شر ہے اور اسکی سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ اسکے بغیر کام بھی نہیں چل سکتا۔

جو شخص کاہلی اور سستی سے کام لیتا وہ اپنے حقوق کو بھی برباد کردیتا ہے اور جو چغل خور کی بات مان لیتا وہ دوستوں کو بھی کھو بیٹھتا ہے۔

گھر میں ایک پتھر بھی غصبی (غیر قانونی) لگا ہو تو وہ اسکی بربادی کی ضمانت ہے۔

مظلوم کا دن (قیامت) ظالم کیلئے اس دن سے سخت تر ہوتا ہے جو ظالم کا مظلوم کیلئے ہوتا ہے۔

اللہ سے ڈرتے رہو چاہے مختصر ہی کیوں نہ ہو اور اپنے اور اسکے درمیان پردہ رکھو چاہے باریک ہی کیوں نہ ہو۔

جب جوابات کی کثرت ہوجاتی ہے تو اصل بات گم ہوجاتی ہے۔

اللہ کا ہر نعمت میں ایک حق ہے۔ جو اسے ادا کردے گا اللہ اسکی نعمت کو بڑھا دے گا اور جو کوتاہی کرے گا وہ موجودہ نعمت کو بھی خطرہ میں ڈال دے گا۔

جب طاقت زیادہ ہوجاتی ہے تو خواہش کم ہوجاتی ہے۔

نعمتوں کے زوال سے ڈرتے رہو کہ ہر بے قابو ہوکر نکل جانے والی چیز واپس نہیں آیا کرتی۔

جزبہء کرم قرابت داری سے زیادہ مہربانی کا باعث ہوتا ہے۔

جو تمہارے بارے میں اچھا خیال رکھتا ہو اسکے خیال کو سچا کرکے دکھادو۔

بہترین عمل وہ ہے جس پر تمھیں اپنے نفس کو مجبور کرنا پڑے۔

میں نے پروردگار کو ارادوں کے ٹوٹ جانے، نیتوں کے بدل جانے اور ہمتوں کے پست ہوجانے سے پہچانا ہے۔

دنیا کی تلخی آخرت کی شیرینی ہے اور دنیا کی شیرینی آخرت کی تلخی۔

اللہ نے ایمان کو لازم قرار دیا ہے شرک سے پاک کرنے کیلئے اور نماز کو واجب کیا ہے غرور سے باز رکھنے کیلئے۔ زکوٰۃ کو رزق کا وسیلہ قرار دیا ہے اور روزہ کو آزمائش اخلاص کا وسیلہ۔ جہاد کو اسلام کی عزت کیلئے رکھا ہے اور امر بالمعروف کو عوام کی مصلحت کیلئے۔ نہی عن المنکر کو بیوقوفوں کو برائیوں سے روکنے کیلئے واجب کیا اور صلہء رحم عدد میں اضافہ کیلئے۔ قصاص خون کے تحفظ کا وسیلہ ہے اور حدود کا قیام محرمات کی اہمیت کے سمجھانے کا ذریعہ۔ شراب خوری کو عقل کی حفاظت کیلئے حرام قرار دیا ہے اور چوری سے اجتناب کو عفت کی حفاظت کیلئے لازم قرار دیا ہے۔ ترک زنا کا لازم ہونا نسب کی حفاظت کیلئے اور ترک لواط کی ضرورت نسل کی بقا کیلئے ہے۔ گواہیوں کو انکار کے مقابلہ میں ثبوت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے اور ترک کذب کو صدق کی شرافت کو وسیلہ ٹھہرا دیا گیا ہے۔ قیام امن کو خطروں سے تحفظ کیلئے رکھا گیا ہے۔

اپنے مال میں اپنا وصی خود بن اور وہ کام خود انجام دے جس کے بارے میں امید رکھتا ہے کہ لوگ تیرے بعد انجام دے دیں گے۔

غصہ جنون کی ایک قسم ہے کہ غصہ ور کو بعد میں پشیمان ہونا پڑتا ہے اور پشیمان نہ ہو تو واقعی اسکا جنون مستحکم ہے۔

بدن کی صحت کا ایک ذریعہ حسد کی قلت بھی ہے۔

اپنے دوست سے ایک محدود حد تک دوستی کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک دن دشمن ہوجائے اور دشمن سے بھی ایک حد تک دشمنی کرو شائد ایک دن دوست بن جائے (تو شرمندگی نہ ہو)

دنیا میں دو طرح کے عمل کرنے والے پائے جاتے ہیں۔ ایک وہ ہے جو دنیا میں دنیا ہی کیلئے کام کرتا ہے اور اسے دنیا نے آخرت سے غافل بنا دیا ہے۔ وہ اپنے بعد والوں کے فقر سے خوفزدہ رہتا ہے اور اپنے بارے میں بالکل مطمئن رہتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ساری زندگی دوسروں کے فائدہ کیلئے فنا کردیتا ہے۔ اور ایک شخص وہ ہوتا ہے جو دنیا میں اسکے بعد کیلئے عمل کرتا ہے۔ اور اسے دنیا بغیر عمل کے مل جاتی ہے۔ وہ دنیا و آخرت دونوں کو پالیتا ہے اور دونوں گھروں کا مالک ہوجاتا ہے۔ خدا کی بارگاہ میں سرخرو ہوجاتا ہے اور کسی بھی حاجت کا سوال کرتا ہے تو پروردگار اسے پورا کردیتا ہے۔

یہ بات یقین کے ساتھ جان لو کہ پروردگار نے کسی بندہ کیلئے اس سے زیادہ نہیں قرار دیا ہے جتنا کتاب حکیم میں بیان کردیا گیا ہے۔ اسکی تدبیر کتنی ہی عظیم، اسکی جستجو کتنی ہی شدید اور اسکی ترکیبیں کتنی ہی طاقتور کیوں نہ ہوں اور اسی طرح وہ بندہ تک اسکا مقسوم پہنچانے کی راہ میں کبھی حائل نہیں ہوتا ہے چاہے وہ کتنا ہی کمزور اور بیچارہ کیوں نہ ہو۔ جو اس حقیقت کو جانتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے سب سے زیادہ راحت اور فائدہ میں رہتا ہے اور اس حقیقت کو نظر انداز کردیتا ہے اور اس میں شک کرتا

ہے، وہی سب سے زیادہ نقصان میں مبتلا ہوتا ہے۔ کتنے ہی افراد ہیں جنہیں نعمتیں دی جاتی ہیں اور انہیں کے ذریعہ عذاب کی لپیٹ میں لے لیا جاتا ہے۔ اور کتنے ہی افراد ہیں جو مبتلائے مصیبت ہوتے ہیں لیکن یہی ابتلا ان کے حق میں باعث برکت بن جاتا ہے۔ لہٰذا اے فائدہ کے طلبگارو اپنے شکر میں اضافہ کرو اور اپنی جلدی کم کردو اور اپنے رزق کی حد پر ٹھہر جاؤ۔

لالچ جہاں وارد کر دیتی ہے وہاں سے نکلنے نہیں دیتی اور یہ ایک ایسی ضمانت دار ہے جو وفادار نہیں ہے۔ کہ کبھی کبھی تو پانی پینے والے کو سیرابی سے پہلے ہی اچھو لگ جاتا ہے اور جس قدر کسی مرغوب چیز کی قدر و منزلت زیادہ ہوتی ہے اس کے کھو جانے کا رنج زیادہ ہوتا ہے۔ آرزوئیں دیدۂ بصیرت کو اندھا بنا دیتی ہیں اور جو کچھ نصیب میں ہوتا ہے وہ بغیر کوشش کے بھی مل جاتا ہے۔

تھوڑا عمل جسے پابندی سے انجام دیا جائے اس کثیر عمل سے بہتر ہے جس سے آدمی اُکتا جائے۔

جو دوری سفر کو یاد رکھتا ہے وہ تیاری بھی کرتا ہے۔

تمہارے جاہلوں کو دولت فراواں دے دی جاتی ہے اور عالم کو صرف مستقبل کی امید دلائی جاتی ہے۔

جسکی موت جلدی آجاتی ہے وہ مہلت کا مطالبہ کرتا ہے اور جسے مہلت مل جاتی ہے وہ ٹال مٹول کرتا ہے۔

جب پروردگار کسی بندہ کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اسے علم و دانش سے محروم کر دیتا ہے۔

عبرتیں کتنی زیادہ ہیں اور اسکے حاصل کرنے والے کتنے کم ہیں۔

غیرت دار انسان کبھی زنا نہیں کر سکتا (کہ یہی مصیبت اسکے گھر بھی آسکتی ہے)

انسان اولاد کے مرنے پر سو جاتا ہے لیکن مال کے لٹ جانے پر نہیں سوتا ہے۔

تنہائی میں بھی اللہ کی نافرمانی سے ڈرو کہ جو دیکھنے والا ہے وہی فیصلہ کرنے والا ہے۔

پروردگار نے مالداروں کے اموال میں غریبوں کا رزق قرار دیا ہے لہٰذا جب بھی کوئی فقیر بھوکا ہوگا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ غنی نے دولت کو سمیٹ لیا ہے اور پروردگار روزِ قیامت اسکا سوال ضرور کرنے والا ہے۔

اللہ کا سب سے مختصر حق یہ ہے کہ اسکی نعمت کو اسکی معصیت کا ذریعہ نہ بناؤ۔

بادشاہ روئے زمین پر اللہ کا پاسبان ہوتا ہے۔

مومن کے چہرہ پر بشاشت ہوتی ہے اور دل میں رنج و اندوہ۔ اسکا سینہ کشادہ ہوتا ہے اور متواضع۔ بلندی کو ناپسند کرتا اور شہرت سے نفرت کرتا ہے۔ اسکا غم طویل ہوتا ہے اور ہمت بڑی ہوتی ہے اور خاموشی زیادہ ہوتی ہے ہر وقت مشغول ہوتا ہے۔ وہ شکر کرنے والا۔ صبر کرنے والا فکر میں ڈوبا ہوا۔ دست طلب دراز کرنے میں بخیل، خوش اخلاق اور نرم مزاج ہوتا ہے۔ اسکا نفس پتھر سے زیادہ سخت ہوتا ہے اور وہ خود غلام سے زیادہ متواضع ہوتا ہے۔

اگر بندہ خدا موت اور اسکے انجام کو دیکھ لے تو امید اور اسکے فریب سے نفرت کرنے لگے۔

ہر شخص کے مال میں دو طرح کے شریک ہوتے ہیں۔ ایک وارث اور ایک حوادث

جس سے سوال کیا جاتا وہ اسوقت تک آزاد رہتا ہے جب تک وعدہ نہ کر لے۔

پاکدامنی فقیری کی زینت ہے اور شکر مالداری کی زینت ہے۔

لوگوں کے ہاتھ کی دولت سے مایوس ہو جانا ہی بہترین مالداری ہے۔

اے لوگو اللہ سے ڈرو کہ کتنے ہی امیدوار ہیں جن کی امیدیں پوری نہیں ہوتیں اور کتنے ہی گھر بنانے والے ہیں جنہیں رہنا نصیب نہیں ہوتا۔ کتنے مال جمع کرنے والے ہیں جو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ اور بہت ممکن ہے کہ باطل سے جمع کیا ہو یا کسی حق سے انکار کر دیا ہو یا حرام سے حاصل کیا ہو اور گناہوں کا بوجھ لاد لیا ہو۔ تو اسکا وبال لے کر واپس ہو اور اسی عالم میں پروردگار کے حضور حاضر ہو جائے جہاں صرف رنج اور افسوس ہو اور دنیا و آخرت دونوں کا خسارہ ہو جو درحقیقت کھلا ہوا خسارہ ہے۔

تمہاری آبرو محفوظ ہے اور سوال اسے مٹا دیتا ہے لہٰذا یہ دیکھتے رہو کہ کس کے سامنے ہاتھ پھیلا رہے ہو۔ اور آبرو کا سودا کر رہے ہو۔

استحقاق سے زیادہ تعریف کرنا خوشامد ہے اور استحقاق سے کم تعریف کرنا عاجزی ہے یا حسد۔
سب سے سخت گناہ وہ ہے جسے گناہ گار ہلکا قرار دیدے۔
جو اپنے عیب پر نگاہ رکھتا وہ دوسروں کے عیب سے غافل ہو جاتا ہے اور جو رزق خدا پر راضی رہتا ہے وہ کسی چیز کے ہاتھ سے نکل جانے پر رنجیدہ نہیں ہوتا۔
قناعت ایک ایسا سرمایہ ہے جو ختم ہونے والا نہیں۔
جو موت کو برابر یاد کرتا رہتا ہے وہ دنیا کے مختصر حصہ پر بھی راضی ہو جاتا ہے۔ اور جسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کلام بھی عمل کا ایک حصہ ہے وہ ضرورت سے زیادہ کلام نہیں کرتا۔
زیادہ تر بیوی بچوں کی فکر میں مت رہا کرو کہ اگر یہ اللہ کے دوست ہیں تو اللہ انہیں برباد نہیں ہونے دے گا اور اگر اسکے دشمن ہیں تو تم دشمنان خدا کے بارے میں کیوں فکر مند ہو۔
جس شخص کو فراغ دستی حاصل ہو جائے اور وہ اسے عذاب کی لپیٹ نہ سمجھے تو اس نے خوفناک چیز سے بھی اپنے کو مطمئن سمجھ لیا ہے اور جو تنگدستی میں مبتلا ہو جائے اور اسے امتحان نہ سمجھے اس نے اس ثواب کو بھی ضائع کر دیا جس کی امید کی جاتی ہے۔
اپنے نفس کی اصلاح کی ذمہ داری خود سنبھال لو اور اپنی عادتوں کے تقاضوں سے منھ موڑ لو۔
کسی کی بات کے غلط معنی نہ لو جب تک صحیح معنی کا امکان موجود ہے۔
اگر پروردگار کی بارگاہ میں تمہاری کوئی حاجت ہو تو اسکی طلب کا آغاز رسول اکرمؐ پر درود سے کرو اور اسکے بعد اپنی حاجت طلب کرو کہ پروردگار اس بات سے بالاتر ہے کہ اس سے دو باتوں کا سوال کیا جائے اور وہ ایک کو پورا کر دے اور ایک کو نظر انداز کر دے۔
جو اپنی آبرو کو بچانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرے۔
کسی بات کے امکان سے پہلے جلدی کرنا اور وقت آجانے پر دیر کرنا دونوں ہی حماقت ہے۔
فکر ایک شفاف آئینہ ہے اور عبرت حاصل کرنا ایک انتہائی مخلص متوجہ کرنے والا ہے۔ تمہارے نفس کے ادب کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ جس چیز کو دوسروں کیلئے ناپسند کرتے ہو اس سے خود بھی پرہیز کرو۔
علم کا مقدر عمل سے جڑا ہوا ہے اور جو واقعی صاحب علم ہوتا ہے وہ عمل بھی کرتا ہے۔ یاد رکھو کہ علم عمل کے لئے آواز دیتا ہے اور انسان سن لیتا ہے تو خیر ورنہ خود بھی رخصت ہو جاتا ہے۔
مومن وہی ہے جو دنیا کی طرف عبرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور پیٹ کی ضرورت بھر سامان پر گذارا کر لیتا ہے۔
لوگوں پر ایک ایسا دور بھی آنے والا ہے جب قرآن میں صرف نقوش باقی رہ جائیں گے اور اسلام میں صرف نام باقی رہ جائے گا مسجدیں تعمیرات کے اعتبار سے آباد ہوں گی اور ہدایت کے اعتبار سے برباد ہوں گی۔ اسکے رہنے والے اور آباد کرنے والے سب بدترین اہل زمانہ ہوں گے۔ انہیں سے فتنہ باہر آئے گا اور انہیں کی طرف غلطیوں کو پناہ ملے گی۔ جو اس سے بچ کر جانا چاہے گا اسے اسکی طرف پلٹا دیں گے اور جو دور رہنا چاہے گا اسے ہنکا کر لے آئیں گے۔
جو فریب خوردہ دنیا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے وہ اسکا جیسا نہیں ہے جو آخرت میں ادنیٰ حصہ بھی حاصل کر لے۔
اسلام سے بلند تر کوئی شرف نہیں اور تقویٰ سے زیادہ باعزت کوئی عزت نہیں ہے۔ پرہیز گاری سے بہتر کوئی پناہ گاہ نہیں ہے اور توبہ سے زیادہ کامیاب کوئی شفاعت کرنے والا نہیں ہے۔ قناعت سے زیادہ مالدار بنانے والا کوئی خزانہ نہیں ہے اور روزی پر راضی ہو جانے سے زیادہ فقر و فاقہ کو دور کرنے والا کوئی مال نہیں ہے۔ جس نے بقدر کفایت سامان پر گذارا کر لیا اس نے راحت کو حاصل کر لیا اور سکون کی منزل میں گھر بنا لیا۔
خواہش رنج و تکلیف کی کنجی اور تکان و زحمت کی سواری ہے۔
حرص، تکبر اور حسد گناہوں میں کود پڑنے کے اسباب و محرکات ہیں اور شر تمام برائیوں کا جامع ہے۔
جو شخص یہ دیکھے کہ ظلم اور جبر پر عمل ہو رہا ہے اور برائیوں کی طرف دعوت دی جارہی ہے اور اپنے دل سے اسکا انکار کر دے تو گویا کہ محفوظ رہ گیا اور بری ہو گیا۔ اور اگر زبان سے انکار کر دے تو اجر کا حقدار بھی ہو گیا کہ یہ صرف قلبی انکار سے بہتر صورت ہے اور اگر کوئی شخص تلوار کے ذریعہ اسکی روک تھام کرے تا کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے

اور ظالمین کی بات پست ہو جائے تو یہی وہ شخص ہے جس نے ہدایت کے راستہ کو پالیا ہے اور سیدھے راستہ پر قائم ہو گیا ہے اور اسکے دل میں یقین کی روشنی پیدا ہو گئی ہے ۔
سب سے پہلے تم ہاتھ کے جہاد میں مغلوب ہو گے اسکے بعد زبان کے جہاد میں اور اسکے بعد دل کے جہاد میں ۔ مگر یہ یاد رکھنا کہ اگر کسی شخص نے دل سے اچھائی کو اچھا اور برائی کو برا نہیں سمجھا تو اسے اس طرح الٹ پلٹ دیا جائے گا کہ پست بلند ہو جائے اور بلند پست ہو جائے ۔
حق ہمیشہ سنگین ہوتا ہے مگر خوشگوار ہوتا ہے اور باطل ہمیشہ آسان ہوتا ہے مگر مہلک ہوتا ہے ۔
بخل عیوب کی تمام برائیوں کا جامع ہے ۔ اور یہی وہ زمام ہے جس ذریعہ انسان کو ہر برائی کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے ۔
رزق کی دو قسمیں ہیں ۔ ایک رزق وہ ہے جسے تم تلاش کر رہے ہو اور ایک رزق وہ ہے جو تم کو تلاش کر رہا ہے کہ اگر تم اس تک نہ پہونچ گے تو وہ تمہارے پاس آجائے گا ۔
بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کی قسمت پر سر شام رشک کیا جاتا ہے اور صبح ہوتے ہوتے ان پر رونے والیوں کا ہجوم لگ جاتا ہے ۔
اس بات سے ڈرو کہ اللہ تمہیں معصیت کے موقع پر حاضر دیکھے اور اطاعت کے موقع پر غائب پائے کہ اس طرح خسارہ والوں میں شمار ہو جاؤ گے ۔ اگر تمہارے پاس طاقت ہے تو اسکا اظہار اطاعت خدا میں کرو اور اگر کمزوری دکھلانا ہے تو اسے معصیت کے موقع پر دکھلاؤ ۔
دنیا کے حالات دیکھنے کے باوجود اسکی طرف رجحان اور میلان صرف جہالت ہے ۔
جو کسی شے کا طلبگار ہوتا ہے وہ کل یا جز بہر حال حاصل کر لیتا ہے ۔
وہ بھلائی بھلائی نہیں ہے جس کا انجام جہنم ہو اور وہ برائی برائی نہیں ہے جسکی عاقبت جنت ہو ۔ جنت کے علاوہ ہر نعمت حقیر ہے اور جہنم سے بچ جانے کے بعد ہر مصیبت عافیت ہے ۔
مالداری یقیناً ایک نعمت ہے لیکن اس سے بڑی نعمت صحت بدن ہے اور اس سے بڑی نعمت دل کی پرہیز گاری ہے ۔
کم ہو لیکن دوسروں کو وسیلہ نہ بنانا پڑے ۔
فخر و سربلندی کو چھوڑ دو اور تکبر و غرور کو فنا کر دو اور پھر اپنی قبر کو یاد کرو ۔
لاحول ولاقوۃ الا باللہ کے معنی کیا ہیں تو فرمایا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے اور جو کچھ ملکیت ہے سب اسی کی دی ہوئی ہے تو جب وہ کسی ایسی چیز کا اختیار دیتا ہے جس کا اختیار اسکے پاس ہم سے زیادہ ہے تو ہیں ذمہ داریاں بھی دیتا ہے اور جب واپس لی لیتا ہے تو ذمہ داریوں کو اٹھا لیتا ہے ۔
کس قدر اچھی بات ہے کہ مالدار لوگ اجر الٰہی کی خاطر فقیروں کے ساتھ تواضع سے پیش آئیں لیکن اس سے اچھی بات یہ ہے کہ فقراء اللہ پر بھروسہ کر کے دولتمندوں کے ساتھ تمکنت سے پیش آئیں ۔
خبردار دنیا کی کوئی چیز اپنے بعد کیلئے چھوڑ کر مت جانا کہ اسکے وارث دو ہی طرح کے لوگ ہوں گے ۔ یا وہ ہوں گے جو نیک عمل کریں گے تو جو مال تمہاری بدبختی کا سبب بنا ہے وہی ان کی نیک بختی کا سبب ہو گا اور اگر انہوں نے معصیت میں لگا دیا تو وہ تمہارے مال کی وجہ سے بدبخت ہوں گے اور تم ان کی معصیت کے مددگار شمار ہو گے اور ان دونوں میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جسے تم اپنے نفس پر ترجیح دے سکتے ہو ۔
یہ دنیا جو آج تمہارے ہاتھ میں ہے کل دوسرے اس کے اہل رہ چکے ہی اور کل دوسرے اس کے اہل ہوں گے اور تم اسے دو میں سے ایک کیلئے جمع کر رہے ہو یا وہ شخص جو تمہارے جمع کئے ہوئے کو اطاعتِ خدا میں صرف کرے گا تو جمع کرنے کی زحمت تمہاری ہو گی اور نیک بختی اسکے لئے ہو گی ۔ یا وہ شخص ہو گا جو معصیت میں صرف کرے گا تو اسکے لئے جمع کر کے تم بدبختی کا شکار ہو گے اور ان میں سے کوئی اس بات کا اہل نہیں ہے کہ اسے اپنے نفس پر مقدم کر سکو اور اس کیلئے اپنی پشت کو گرانبار بنا سکو لہذا جو گذر گئے ان کیلئے رحمت خدا کی امید کرو اور جو باقی رہ گئے ہیں ان کیلئے رزق خدا کی امید کرو ۔
جو تمہاری طرف رغبت کرے اس سے کنارہ کشی خسارہ ہے اور جو تم سے کنارہ کش ہو جائے اسکی طرف رغبت ذلت نفس ہے ۔
مالداری اور غربت کا فیصلہ پروردگار کی بارگاہ میں پیشی کے بعد ہو گا ۔
آخر فرزند آدم کا فخر و مباہات سے کیا تعلق ہے جب کہ اسکی ابتدا نطفہ ہے اور انتہا مردار ۔ وہ نہ اپنی روزی کا اختیار رکھتا ہے اور نہ اپنی موت کو ٹال سکتا ہے ۔
دنیا وہ ضعیفہ ہے جو لاکھوں کے تصرف میں رہ چکی ہے اور وہ لقمہ ہے جسے کروڑوں آدمی چبا چکے ہیں ۔ کیا ایسی دنیا بھی اس لائق ہوتی ہے کہ انسان اس سے دل لگائے

اور اسکی خاطر جان دینے کیلئے تیار ہو جائے۔ اسکا تو سب سے بہترین مصرف یہ ہوتا ہے کہ دوسروں کے حوالے کر کے اپنی جنت کا انتظام کر لے جہاں ہر چیز نئی ہے اور کوئی نعمت استعمال شدہ نہیں ہے۔

غیبت کرنا کمزور آدمی کی آخری کوشش ہوتی ہے۔

بہت سے لوگ اپنے بارے میں تعریف ہی سے مبتلائے فتنہ ہو جاتے ہیں۔

میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ حد سے آگے بڑھ جانے والا دوست اور غلط بیانی اور افترپردازی کرنے والا دشمن۔

یہ بھی ارشاد ہوا کہ میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہو گئے۔ غلو کرنے والا دوست اور عناد رکھنے والا دشمن۔

دو بھوکے ایسے ہیں جو کبھی سیر نہیں ہو سکتے ہیں۔ ایک طالب علم اور ایک طالب دنیا۔

راہ خدا میں جہاد کر کے شہید ہو جانے والا اس سے زیادہ اجر کا حقدار نہیں ہوتا ہے۔ جتنا اجر اسکا ہے جو اختیارات کے باوجود عفت سے کام لے کہ عفیف و پاکدامن انسان قریب ہے کہ ملائکہ آسمان میں شمار ہو جائے۔

قناعت وہ مال ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔

لوگوں پر ایک ایسا دور بھی آنے والا ہے جب قرآن میں صرف نقوش باقی رہ جائیں گے اور اسلام میں صرف نام باقی رہ جائے گا مسجدیں تعمیرات کے اعتبار سے آباد ہوں گی اور ہدایت کے اعتبار سے برباد ہوں گی۔ اسکے رہنے والے اور آباد کرنے والے سب بدترین اہل زمانہ ہوں گے۔ انہیں سے فتنہ باہر آئے گا اور انہیں کی طرف غلطیوں کو پناہ ملے گی۔ جو اس سے بچ کر جانا چاہے گا اسے اسکی طرف پلٹا دیں گے اور جو دور رہنا چاہے گا اسے ہنکا کر لے آئیں گے۔